ضمیر حاضر۔ ضمیر غائب

بزمِ فکر تو اپنے محدود وسائل کے باوجود اپنی مدد آپ کے تحت ہر سال پاکستان اور دنیا کے کونے کونے سے اہلِ فکر اور دانشوروں کو یہاں مدعو کرتی ہے۔ جناب سید ضمیر جعفری 1995 میں بزم کی دعوت پر ڈنمارک تشریف لائے اور اپنے پندرہ روزہ قیام کے دوران اپنا سفرنامہ مکھڑے سے نیا بھی تحریر کرتے رہے۔ انہوں نے یہاں بسنے والے پاکستانیوں کے مسائل کا باریک بینی سے مشاہدہ کیا اور ان مسائل کو حکومت پاکستان تک پہنچانے کا موثر ذریعہ بنے۔ سفرِ ڈنمارک و سویڈن سے متعلق ان کے لکھے کالموں کو شائع کر، انتہائی فخر اور شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہے

کوپن ہیگن میں ہماری پارلیمنٹ

(۴ اگست۔ کوپن ہیگن)

ہمارے علاقے دینہ (ضلع جہلم) کے بھی چند لوگ یہاں مقیم ہیں۔ انہوں نے یہاں انجمن بہبود مریضاں (دینہ) کے نام سے ایک ادارہ قائم کر رکھا ہے۔ جس کے تحت ایک ہسپتال دینہ میں قائم ہے۔ جس میں غریب مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ خود ہمارے گاؤں کے ڈاکٹر شبیر اس ہسپتال سے وابستہ ہیں۔ ہمارے علاقے میں اس ہسپتال کی حیثیت ایک چشمہ فیض کی سی ہے۔ میں سمجھتا تو تھا کہ اس کے بانی حاجی محمد اقبال صاحب سمندر پار کے کسی ملک میں ہوتے ہیں جمعہ کی نماز میں جب حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی تو یہ معلوم کر کے کہ دینہ کے علاقے کو سیراب کرنے والے "چشمہ فیض" کا سر چشمہ بحرہ بالٹک ہی سے پھوٹتا ہے۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ سچ یہ ہے کہ ان لوگوں کی لگن اور اخلاص نے دینہ کا نام دنیا میں روشن کر دیا ہے۔ پروگرام میں آج یہاں کی چند فکری اور سماجی تنظیموں کی طرف سے ہمارے اعزاز میں ایک استقبالیہ شامل تھا۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ "تنظیم اسلامی۔ رجسٹرڈ" اور ادارہ ریڈیو ہم وطن کے علاوہ انجمن بہبود مریضاں دینہ بھی ہمارے میزبانوں میں شامل ہے۔ مگر جب "اقبال انٹرنیشنل سکول" کے ایوان میں اس انجمن کے طغرے

کو آویزاں دیکھا اور پھر جس محبت سے حاجی محمد اقبال صاحب نے سر اجلاس اس فقیر کو گلے سے لگایا اور ہمارے بزرگوں کا تذکرہ کیا اور اس عاجز کو تحائف سے نوازا، میری تو آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں۔ خداوند کریم ان کو جزائے خیر دے اور اپنے وطن اور علاقے کی خدمت کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ حاجی صاحب کے گاؤں کا نام، لاھڈ منارا، ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ ان کی ذات ہمارے علاقہ میں ایک مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ عوام الناس کی بھلائی کے لئے اس درویش منش مزدور نے وہ کام کر دکھایا جو اس گاؤں کا وہ شخص بھی نہ کر سکا جو پنجاب کا گورنر بھی رہا۔

اس تقریب کا آغاز نیلم ریستوران میں عشائیہ سے ہوا۔ اقبال انٹر نیشنل سکول کے بانی اور تنظیم اسلامی رجسٹرڈ کے روح رواں جناب حامد صدیقی ایک معروف اور بیباک صحافی ہیں۔ آج کل وہ یہاں ہفت روزہ تکبیر، کراچی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ریڈیو ہم وطن کے حاجی غلام مصطفےٰ صاحب اور ایسٹرن ٹیلی وژن کے جناب شاہد باری خان اور چند دوسرے اصحاب نے اپنے کلمات تحسین سے جہاں اس عاجز اور جناب جمیل یوسف کی حوصلہ افزائی فرمائی وہاں ہمیں گفتگو کے دوران یہ علم بھی ہوا کہ پاکستانیوں کی مختلف انجمنیں اس دیار غیر میں اپنے دین اور وطن کی کتنی گرانقدر خدمت بجا لا رہی ہیں۔ میں نے جب اپنے کلمات تشکر میں یہ کہا کہ مجھے اس اجتماع پر یہ گمان ہو رہا ہے جیسے

میں یہاں اپنے وطن کی پارلیمنٹ کے حضور حاضر ہوں تو اس میں کچھ مبالغہ نہ تھا۔ سفارت خانہ پاکستان کے فیر ہاشمی راجہ منصور بھی اس اجلاس میں موجود تھے۔ دوپہر کا کھانا اپنے عزیز سید افضل علی اور عزت کے ہاں تھا۔ افضال کے چچا سید ناظم حسین شاہ آج کل پنجاب میں وزیر ہیں۔ اس ضیافت کے وسیلے سے کچھ وقت اپنے خاندان کے بچوں میں گزارنے کا وقت بھی مل گیا۔ پرسوں دوپہر کا کھانا عاتکہ اور تنویر بخاری کے ہاں طے پا گیا جو کوپن ہیگن سے دور کو۔ (koge) کے قصبہ میں رہتے ہیں

چند اشعار ڈنمارک کے بارے میں ہو گئے

ڈنمارک

ڈنمارک ایک پارک جیسا
مٹی ہے مگر غبار نہیں
آدمی سائیکل سوار سبھی
آدمی پہ کوئی سوار نہیں
کیا خوب طرز حکمرانی
شہر ہے شہریار نہیں
پورا کیا خدا کا منشا
انسان بے وقار نہیں
۔ پا پیادہ ۔ بھی شاہ زادہ
۔ کار ۔ وجہ افتخار نہیں
بوسے کا جواب بوسا
نقد سودا ۔ ادھار نہیں